۲۳ر فروری ۲۰۱۷ء

ڈاکٹر محمد مطیع الرحمٰن
ریسرچ ایڈوائزر
فون نمبر: 051-9203443

پریس ریلیز

وفاقی شرعی عدالت کے فل بنچ نے جو کہ چیف جسٹس جناب جسٹس ریاض احمد خان، جناب جسٹس علامہ ڈاکٹر فدا محمد خان، جناب جسٹس ظہور احمد شہوانی پر مشتمل تھا، دستور کے آرٹیکل 203-D کے تحت Surrogacy (وہ عمل جس میں کوئی عورت کسی دوسرے جوڑے (مرد وزن) کے بار آور کئے ہوئے نطفے اور بیضے کو اپنی بچہ دانی میں منتقل کرے۔ بالالفاظِ دیگر اپنا رحم کرائے پر دے کر دوسرے لوگوں کے مادۂ منویہ اور بیضے کو اپنے رحم میں پروان چڑھائے) سے متعلق طریقۂ کار کا احکامِ اسلام کی روشنی میں جائزہ لیا۔

عدالت نے متفقہ طور پر قرار دیا کہ بچوں کی تولید کا ایسا طریقۂ کار کہ جس میں کسی اور جوڑے کے نطفہ اور بیضہ کو ملا کر کسی دوسری خاتون کے رحم میں ڈالا جائے اور بچہ پیدا کرایا جائے۔ اس کی جو مختلف پانچ شکلیں ہیں جن میں کسی غیر عورت کا رحم کسی معاہدے کے تحت کرائے پر حاصل کر کے بچہ پیدا کیا جائے، وہ سب شکلیں سراسر ناجائز ہیں۔

اسی طرح عدالت نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ ہر وہ ڈاکٹر جو Surrogacy کے ایسے عمل میں ملوث پایا جائے جس میں منکوحہ جوڑے کے علاوہ کسی غیر خاتون کو اس عمل میں ملوث کرے، اُس کا لائسنس بھی منسوخ قرار دیا جائے۔

عدالت نے حکومت کو قانون معاہدہ ۱۸۷۲ء کی دفعہ نمبر۲ میں مناسب ترمیم کرنے کے احکام جاری کئے۔

اس طرح عدالت نے تعزیراتِ پاکستان میں Surrogacy کی مناسب تعریف اور اس کے قابلِ سزا جرم ہونے، اس ممنوع عمل کو بروئے کار لانے والے میاں بیوی، Surrogate اور ڈاکٹر جو سپرم اور بیضہ بینک رکھتے ہیں کیلئے سزا مقرر کرنے کی ہدایات بھی جاری کر دی ہیں۔

عدالت نے مذکورہ قوانین میں ۱۵ر اگست ۲۰۱۷ء تک ترمیم کرنے کی ہدایت کی ہے۔

یہ فیصلہ ۱۶ر جنوری ۲۰۱۷ء کو صادر ہوا ہے۔

(ڈاکٹر محمد مطیع الرحمٰن)
ریسرچ ایڈوائزر